فتاوی

سوال ۔ (۱) صدقہ فطر اور قربانی کے چمڑے یا زکوٰۃ کا مال مسجد پر خرچ کرسکتے ہیں یا نہیں مثلاً لیپنا تھوپنا یا اس میں روشنی کرنا یا اطراف مسجد کی دیواروں کی مرمت کرنا وغیرہ

(۲) لوگ کہتے ہیں کہ بیعت کرنا سنت ہے کیا یہ صحیح ہے؟

(۳) صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ بغیر بیعت امام کے جو موت آئے وہ جاہلیت کی موت ہے اس امام سے کونسا امام مراد ہے؟

(۴) یہاں پر یہ کہاوت مشہور ہے کہ کوڑھی (یعنی جس کے جسم پر سفیدی آگئی ہو) مرنے کے بعد سڑتا گلتا نہیں اور اس کے ناخن اور بال بڑھتے جاتے ہیں۔ کیا یہ صحیح ہے۔

(۵) ایک عورت نیک بخت پارسا ہے صوم وصلوٰۃ کی پابند ہے لیکن اسکا خاوند بے نمازی اور نشہ آور چیزوں کا عادی ہے۔ ایسے خاوند کے ساتھ عورت اپنی عمر گذارتی ہے کیا اس عورت کی عبادت قیامت میں اسکے کام آئیگی۔

(۶) صبح کی نماز میں دعا قنوت میں قرآنی دعاؤں کو مثلاً ربنا آتنا وغیرہ پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟

عبدالرحیم مدرس وپیش امام مسجد اہلحدیث ہرنیا لی

جواب :- (۱) چرم قربانی کی قیمت اور صدقہ فطر مسجد کی تعمیر یا اس کی اصلاح ومرمت میں صرف کرنا جائز نہیں ہے۔ چرم قربانی کا مصرف فقراء ومساکین ہیں (بخاری وغیرہ) البتہ قربانی کرنے والا چمڑے سے بغیر فروخت کئے اپنے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ صدقہ فطر اور زکوٰۃ کے مصارف ایک ہیں جو قرآن کریم کی آیت ۶۱ سورہ ۹ میں بالتفصیل مذکور ہیں اور مسجد زکوٰۃ کے مصارف ثمانیہ میں سے نہیں ہے۔

(۲) کسی متقی متورع متدین عالم سے جو بیعت کرنے کو ذریعہ معاش نہ بنائے بیعت ہونا یعنی اسکے ہاتھ پر توبہ کرنا اور عمل صالح کی پابندی کا عہد کرنا جائز اور مباح ہے کما یدل علیہ حدیث عبادۃ بن الصامت المروی فی الصحیحین فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد بایع الصحابۃ علی الامور التی ذکرت فی الحدیث الذی اشرنا الیہ بعد فتح مکۃ علی ما حققہ الحافظ فی شرح کتاب الایمان من صحیح الامام البخاری وکما یدل علیہ حدیث عوف بن مالک الاشجعی قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا تبایعون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فردھا ثلث مرات فقدمنا ایدینا فبایعناہ فقلنا یا رسول اللہ بایعناک فعلام قال علی ان تعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا والصلوات الخمس واسر کلمۃ خفیۃ ان لا تسئلوا الناس شیئا (نسائی ملخصا)

(۳) اس امام سے مراد وہ شخص ہے جو صاحب حکومت ہو، اجرائے حدود شرعیہ کی قوت رکھتا ہو، مسلمانوں کے ملکی